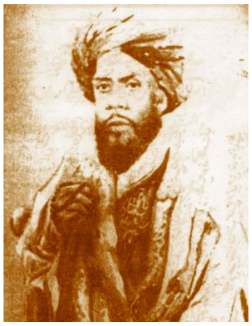

استاذ العلما مفتی سید محمد عباس شوستری

تحریر: بحوالہ: وکی شیعہ سائٹ

مفتی سید محمد عباس شوشتری (1224-1306ھ) برصغیر پاک و ہند کے شیعہ کنتوری خاندان کے صاحب اجتہاد، فقیہ، متکلم، دنیائے ادبیات عرب کی معروف شخصیت تھے۔ آپ سید حامد حسین موسوی صاحب عبقات الانوار اور سید ناصر حسین معروف ناصر الملت کے استاد اور سید العلما آیت اللہ سید حسین علیین کے شاگرد تھے۔ 300 کے قریب کتابیں تالیف کیں۔ اس زمانے کے شیعہ حوزۂ علمیہ نجف تک آپ کی شہرت کا چرچا تھا۔ لکھنؤ میں فوت ہونے کے بعد غفران مآب کے امام باڑے میں دفن ہوئے۔

تعارف

نام: سید محمد عباس موسوی،		**لقب:** مفتی، افتخار العلما، شمس العلما، تاج العلما

نسب

آپ کا نسب 17 پشتوں کے واسطے سے حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے ملتا ہے۔ آپ کے جد امجد سید محمد جعفر 1210ھ میں شوشتر سے لکھنو آئے۔ آیت اللہ سید نعمت اللہ جزائری آپ ہی کے خاندان کے بزرگ علما میں سے ہیں۔ آپ کے والد کا نام سید علی اکبر تھا جو نہایت منکسر اور عبادت گزار ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب تالیف بھی تھے۔ ہندوستان میں یہ خاندان سادات نوریہ اور کنتوری خاندان کے نام سے معروف ہے۔

پیدائش

آپ کی ولادت آخر ربیع الاول 1224ھ ہفتہ کی رات بمقام لکھنؤ (ہندوستان) ہوئی۔ شوشتر کے خاندانی رواج کے مطابق آپ کے والد سید علی اکبر نے آپ کے چچا کے نام سید عباس کے نام پر آپ کا نام سید محمد عباس رکھا۔

وفات

آپ کی تاریخ وفات ہندوستان کے شہر لکھنؤ میں 25 رجب المرجب ذکر ہوئی ہے۔ شعرا نے آپ کی وفات کی تاریخ شعری قطعات اور تجلیات تاریخ عباس کے صفحہ 196 پر 1306ھ مذکور ہے۔ لیکن کتاب تجلیات تاریخ عباس میں خود سید محمد عباس نے وفات سے ایک روز پہلے حکیم سید امیر حسین صاحب کو اپنا سن 80 سال بتایا اس اعتبار سے وفات کا سن 1304ھ بنتا ہے۔ وفات کے بعد آپ کو دریا پر غسل دیا

maablib.org

گیا۔ نماز مغرب کے بعد عظیم الشان جم غفیر کی موجودگی میں امام باڑہ غفران مآب میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ مجمع میں جناب سید ابوالحسن عرف ابو صاحب اور جناب سید ابوالحسن عرف بچھن صاحب موجود تھے ابوالحسن بچھن کے اصرار پر جناب سید ابو صاحب قبلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بالآخر اس گنجینۂ علم و کمال کے آفتاب کو غفران مآب کے امام باڑے میں آدھی رات کی تاریکی میں دفن کیا گیا۔

ازدواج

مفتی صاحب کی پہلی شادی میرن صاحب کی صاحب زادی سے ہوئی جو مختار الدولہ وزیر اول نواب آصف الدولہ کے خاندان سے تھیں۔ دوسری شادی حاج آغا عباس علی صاحب مرحوم اصفہانی الاصل کی دختر کے ساتھ ہوئی۔ تیسری شادی عسکری صاحب کی دختر سے ہوئی۔

اولاد

پہلی شادی سے مولانا سید محمد صاحب عرف وزیر صاحب اور حاجی سید حسن صاحب تھے ان کے علاوہ بھی متعدد اولادیں ہوئیں مگر وہ سب کمسنی میں فوت ہو گئیں ایک صاحبزادی البتہ سن رشد کو پہنچی جن کا عقد سید عبد الجواد صاحب کے ساتھ ہوا کچھ عرصہ کے بعد وہ بھی لاولد فوت ہوئیں۔ دوسری بیوی سے مولوی سید حسین صاحب صابر، مولوی سید امیر حسن صاحب اور مولوی سید نور الدین اور تین صاحبزادیاں ہوئیں دیگر اولادیں صغر سنی میں فوت ہو گئیں۔ تیسری بیوی سے دو صاحبزادے مفتی سید محمد علی صاحب اور مفتی احمد علی صاحب اور ایک صاحبزادی ہیں۔

اہم واقعات

شاہی وظیفہ مفتی صاحب کیلئے 1258 ہجری میں محمد علی شاہ مرحوم شاہ اودھ کی طرف سے علمی قدردانی کے بدلے میں مناسب وظیفہ مقرر ہوا۔ اسی زمانے میں جواہر عبقریہ تصنیف کی۔ 20 جمادی الاول 1259 ہجری کو مفتی صاحب کے تحریری رسالے کی ترغیب کی بدولت مدرسہ شاہی قائم ہوا اور تین سال اس میں مشغول تدریس رہے۔

1264 ھ ہجری قضاوت کا عہدہ قبول کیا۔ محکمے کیلئے قوانین مرتب کئے۔

1274 ھ میں واقعہ غدر پیش آیا مفتی صاحب قصبہ زید پور تشریف لے گئے اور دو تین مہینے وہاں قیام کیا۔

1276 ھ میں آب و ہوا موافق نہ ہونے کی بنا پر کلکتہ سے چھٹی پر واپس آ گئے۔

1298 ھ میں دوبارہ کلکتہ آئے۔ یہاں انہیں افتخار العلما اور تاج العلما کا لقب دیا گیا۔

ملکہ وکٹوریہ کی جانب سے شمس العلما کا خطاب ملا۔

1306 ھ کے اوائل میں لکھنؤ واپس آ گئے اور وفات تک یہیں رہے۔[1]

maablib.org

ذاتی خصوصیات

بچپن سے ہی عبادت کا شوق طینت میں سمایا ہوا تھا اور بچپن ہی میں طولانی سجدے کرنے کی عادت رہی بعض اوقات سجدے اس قدر طولانی ہوتے کہ پسینے سے شرابور ہو جاتے۔ کبھی سجدے میں سر رکھ کر ہزار مرتبہ تک ذکر الہی کر ڈالتے۔ اپنے ہم سنوں کو عبادت کی طرف راغب کرتے۔[2] ساری زندگی اسی پر قائم رہے اور اہل محلہ شب بیداری کی مناجات سے باخبر رہے۔[3] ایک محلے کا محافظ ہندو تھا۔ اس نے رات کو کسی کے بہت زیادہ گریہ کی آواز سنی۔ صبح اہل محلہ سے کہا اس پر کیا مصیبت پڑی ہے کہ اس طرح گریہ کرتا ہے کہ دل بھر آتا ہے۔

مفتی صاحب کو جب اس واقعے کی خبر ملی تو آپ نے اپنی مناجات کو ایک نظم میں بیان کرتے ہوئے کہا: اے بار الہا! میری حالت ایسی ہو گئی ہے کہ دشمن بھی مجھ پر رحم کرتے ہیں۔ میر خورشید کے خواب میں آپ نے کہا اللہ نے مجھے دو جنتیں دی ہیں۔ میں نے ایک اپنے لیے اور دوسری اپنے احباب کیلئے رکھی تھی۔ یہ آیت: ولمن خاف مقام ربہ جنتان (اور جو اپنے پروردگار کے مقام سے ڈرتا رہا اس کے لئے دو جنتیں ہیں) اس خواب کی تصدیق کرتی ہے۔[4]

آپ کی استجابت دعا زبان زد عام تھی اور آپ صاحب کرامت بھی تھے۔ اس کے چند نمونے تجلیات تاریخ عباس میں مذکور ہیں۔[5]

عدل و انصاف کے بیان میں اسی قدر کافی ہے کہ حکومت کی جانب سے جرائم کی تحقیق اور اجرائے احکام کیلئے افتا کا محکمہ آپ کے سپرد تھا۔ اپنے زمانے میں جود و سخا، زہد و توکل، قناعت پسندی... جیسی دیگر اوصاف اخلاق کا بے نظیر نمونہ تھے۔

واقعات

آپ کی زندگی کے بہت سے ایسے واقعات ہیں جو قابل تحریر ہیں لیکن یہاں چند ایک انکی زندگی کے واقعات ذکر کرتے ہیں جو انکی پاکیزہ اور طیب زندگی کی عکاسی کرتے ہیں۔

لکھنو میں خشک سالی کی بنا پر لوگوں نے مفتی صاحب سے نماز استسقاء کی تمنا ظاہر کی مقررہ وقت پر نماز استسقا پڑھی گئی اور رحمت الہی کا نزول ہوا۔[6]

لکھنؤ کے قیام کی ایک چلچلاتی دھوپ میں آپ کے گھر کے ساتھ والے چھپر میں آگ بھڑک اٹھی جسکی وجہ سے اہل خانہ گھر میں محبوس ہو کر رہ گئے۔ اس عالم میں آپ نے رو رو کر بارش برسنے کی دعا کی متجاب ہوئی جبکہ آسمان پر کہیں بادلوں کا نام و نشان تک نہ تھا اسکے باوجود ایک بادل کا لکہ نمودار ہوا جو پھیلنے لگا اور آنا فانا برسنے لگا یہاں تک برسا کہ آگ خاموش ہو گئی اور تمام اہل خانہ محفوظ رہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ

maablib.org

وہ صرف اسی آگ کی جگہ پر برسا۔ اطراف پہلے کی طرح خشک ہی رہے۔ یہ واقعہ 15 صفر 1274ھ کا ہے۔ اس واقعے کی نظم کہی جس کے ابتدائی اشعار یہ ہیں:۔[7]

وقع الحریق ظھرۃ فی داری — **فتحیرت فھا اولوا الابصار**

میرے گھر میں آگ بھڑک اٹھی — تو گھر میں موجود صاحبان بصیرت پریشان ہو گئے

فتلھبت شعل ولم یوجد سوی — **قطرات دمع بالتضرع جار**

آگ کے شعلوں نے اسے لپیٹ میں لے لیا اور میرے پاس — تضرع کے آنسوں کے قطروں کے سوا کچھ نہیں تھا

فدعوت ربی بانھا سحابۃ — **فاجابنی بھواطل الامطار**

میں نے اپنے رب سے بادلوں کی دعا کی — تو اس نے مسلسل بارش کے ساتھ مجھے جواب دیا

ایک مرتبہ کرایہ کے مکان میں رہتے تھے۔ ایک روز بارِش شخص اضطراب کے عالم میں آیا اور کہنے لگا کہ اس مکان میں پہلے ایک حافظ صاحب رہتے تھے وہ کہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اب تو چند ماہ سے میں یہاں رہتا ہوں۔ اس نے کہا: نہایت ضروری ان سے کام ہے ان کا پتہ کروا دیجئے۔ جناب مفتی صاحب کو اس کے اضطراب پر بیحد رحم آیا دوسرے کمرے میں جا کر واپس آئے اور فرمایا کہ تم کسی کی تلاش نہ کروا اپنے گھر جاؤ تمہارے یہاں فرزند نرینہ پیدا ہوا ہے۔ ہر چند وہ شخص سنی المذہب تھا مگر متعجب ہو کر گھر دوڑا تو دیکھا لڑکا پیدا ہو چکا تھا۔ واپسی پر کچھ ہدیہ میں رقم لایا، کہنے لگا پہلے یہاں کے مقیم حافظ صاحب نجومی تھے کئی مرتبہ دردزہ کیلئے ان سے تعویذ لیا تھا۔ آپ نے بغیر تعویذ بتا دیا۔ یہ ہدیہ قبول کریں۔ آپ نے قبول نہ کیا۔ اس وقت کے حاضرین میں سے مرزا محمد زکی خان صاحب نے دریافت کیا۔ آپ نے جواب دیا: یہ شخص آیا اور اس کے اضطراب پر مجھے رحم آیا میں نے قرآن مجید سے تفاؤل کیا حضرت مریم کا ذکر اور حضرت عیسی کی ولادت کا ذکر برآمد ہوا: **فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا وَكُنتُ نَسْيًا مَّنسِيًّا (۲۳) فَنَادَاهَا مِن تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي** [8] یہ دیکھ کر میں نے کہدیا کہ جاؤ تمہارے یہاں لڑکا پیدا ہو چکا۔[9]

تعلیمی مراحل

چار پانچ برس کی عمر میں قرآن اور ابتدائی تعلیم سنی مسلک کے عالم دین مولوی عبد القوی کے پاس مکمل کی۔ سریع الفھمی کی بدولت تین دن حروف تہجی پڑھنے کے بعد ہی پند نامہ سعدی پڑھا۔ ساتویں برس کے بعد مولوی عبد القدوس صاحب کے شاگرد ہوئے۔ ملا حسن صاحب شرح معلم سے مصباح شروع کی اس کے بعد مولوی قدرت علی صاحب کے شاگرد ہوئے۔ مولوی عبد العلی سے کتب معقولات وحساب و فلسفہ ہئیت و ہندسہ پڑھا۔ بارہ سال کی کم عمری میں ملا حسن حمد اللہ پر ایسے مفید حواشی لکھے جو سن کے لحاظ سے مطابقت نہیں رکھتے تھے۔ چودہ

maablib.org

سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہوئے اور کتب بینی کا سلسلہ شروع ہوا۔ آٹھ سال کے سن میں ایک روز ایک طالب علم نے فوائد ضیائیہ معروف بہ شرح جامی کا نہایت مشکل مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے فوراً اسے سمجھا دیا۔ طالب علم نے کہا: میں نے فوائد ضیائیہ تیرہ مرتبہ اس شہر کے علما سے پڑھی ہے لیکن کسی نے اس مسئلے کو حل نہیں کیا۔ اب میں آپ سے پڑھوں گا۔ آپ کی حاضر جوابی کا اس واقعہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے: آپ نے سات سال کی عمر میں سُلّم العلوم کے شارح مولوی عبد القدوس کے پاس مصباح پڑھی۔ وہ بعض اوقات اپنے مذہبی تعصب کی بنا پر گمراہی کی گفتگو بھی کرتا۔ ایک مرتبہ مفتی صاحب کی موجودگی میں کسی نے اس سے پوچھا کہ مولانا کیا بات ہے کہ ہم سنیوں سے لوگوں کو شیعہ ہوتے تو دیکھتے ہیں لیکن کبھی کسی شیعہ کو سنی ہوتے نہیں دیکھا۔ عبد القدوس نے جواب دیا۔ اہل سنت حضرات اس طیب و طاہر غذا کی مانند پاک ہیں کہ جو فضلے میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور فضلہ غذا میں دوبارہ تبدیل نہیں ہوتا ہے۔ مفتی صاحب نے اپنے استاد سے مخاطب ہو کر کہا: آپ کی اس دلیل (یعنی کسی چیز کے فضلہ بن جانے کے بعد اس کا پاکیزگی میں تبدیل ہونا ممکن نہیں ہے) کے مطابق خلفائے ثلاثہ کہ جو پہلے کافر و ناپاک تھے پس وہ طہارت اسلام کی طرف منقلب نہیں ہوئے ہونگے۔ یہ سن کر عبد القدوس متحیر و پریشان ہو گیا۔[10] طالب علمی کے زمانے میں تحصیل علم کا اس قدر شوق تھا کہ ضروری کاموں پر بھی تحصیل علم کو ترجیح دیتے یہاں تک کہ کھانے پینے اور اصلاح خط وغیرہ کو وقت کا ضیاع سمجھتے تھے۔ دستر خوان پر اگر پہلے روٹی آگئی تو سالن کا انتظار کئے بغیر اسے کھانا شروع کر دیتے تاکہ جلدی فراغت ہو جائے اور کتب بینی میں تاخیر نہ ہو۔[11]

تحصیل علم طب

مولوی عبد القوی صاحب کی ترغیب و تشویق کی بدولت فن طب کا شوق ہوا لہذا موجز اور اقصرائی کی کتب مرزا حکیم عوض علی کے پاس پڑھیں۔ نفیسی، شرح اسباب قانون کو طبیب الملوک مرزا علی خان اور مسیح الدولہ مرزا حسن علی خان سے پڑھا۔ کچھ عرصہ تک مطب بھی کیا یہاں تک کہ فن طب میں بہرہ تام حاصل ہوا۔ آخر کار طب کی تعلیم دینا شروع کی اور بہت سے شاگرد کامل طبیب کی صورت میں نکلے۔ ایک روز مطالعہ کے دوران یہ حدیث الطبیب ضامن ولو کان حاذقا (طبیب مریض کا ضامن ہے اگرچہ وہ حاذق ہی کیوں نہ ہو) نظر سے گزری تو طبابت سے کنارہ کشی اختیار کی اور پھر ساری زندگی کسی کا علاج نہیں کیا۔ بہر حال مولوی عبد القوی، مولوی قدرت علی اور مولوی عبد القدوس سے کتب درسیہ ختم کیں۔ اٹھارہ برس کی عمر میں ایک قوی عالم دین بن چکے تھے۔ اسی سن تک چند رسالے بھی تالیف کئے۔[12]

maablib.org

فقھی دروس

اٹھارھویں برس سید العلماسید حسین بن سید دلدار علی نقوی غفر آن مآب کے شرائع الاسلام کے دروس میں اپنے برادر زادہ سید ہادی کے ساتھ شرکت شروع کی اور فقہ کی ریاض المسائل سمیت کتب پڑھیں۔ اکیسویں برس علم تجوید کی تکمیل کا شوق ہوا تو اس عہد کے مشہور قاریوں سے پڑھنے کے بعد اس فن میں کمال حاصل کیا۔[13] مفتی صاحب کو سید حسین علیین نے اجازۂ روایت اور اجازۂ اجتہاد دیا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ لکھنؤ کے ایک شخص محمد بن محمد امان مفتی صاحب کے درس میں شریک ہوتے تھے۔ انہیں جاہ و عظمت اور صاحب علم کہلوانے کا شوق تھا۔ مفتی صاحب کی بعض کتب کا مسودہ بھی انکے پاس تھا۔ ان میں سے ایک نور الابصار فی مسائل الاصول والاخبار بھی تھی۔ آخر کار وہ عراق گئے تو وہاں کے مراجع عظام کو اپنے نام سے یہ دکھا کر جناب شیخ ابو محمد حسن بن حسین آل عصفور، آقا شیخ خلف بن علی بن الحسین آل عصفور، آقا حسن بن الشیخ جعفر، آقا حسن الزکی، شیخ سلیمان بن احمد بن عبد الجبارع، سید کاظم بن سید قاسم رشتی اور جناب شیخ محمد حسن نجفی صاحب جواہر الکلام سے اجازے لکھوائے۔ حقیقت میں یہ تمام اجازے بھی مفتی صاحب کے ہی ہیں چونکہ نور الابصار فی مسائل الاصول والاخبار کے اصل مؤلف مفتی سید محمد عباس ہیں۔

اسمائے اساتذہ

مولوی عبد القوی	مولوی عبد القدوس	ملا حسن
مولوی قدرت علی	مولوی عبد العلی	مرزا حکیم عوض علی
مرزا علی خان	مرزا حسن علی خان	سید حسین بن سید دلدار حسین

شاگرد

مفتی صاحب کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے ہم یہاں چند ایک اسما کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں:

سید مہدی شاہ کشمیری: 14 رجب سن 1233ھ میں ولادت ہوئی اور 1314ھ 25 جمادی الثانی منگل کو وفات پائی۔

سید حامد حسین موسوی نیشاپوری	مولانا سید ابو الحسن بن سید علی بن سید صفدر رضوی		
سید حیدر علی	مرزا محمد علی کشمیری	سید ناصر حسین ناصر الملت	سید محمد صاحب جونپوری
سید علی محمد بن سلطان العلما	سید علی جواد	سید نقی صاحب	مرزا محمد مہدی لکھنوی[14]

تالیفات

تفسیر: تفسیر سورہ رحمن (عربی) تفسیر سورہ ق (عربی) تفسیر آیت **سیجنبھا الاتقی** (عربی)

maablib.org

انوار **یوسفیہ تفسیر سورہ یوسف** (عربی)　　حواشی قرآن (عربی)

حسناء عالیہ المھر فی تفسیر سورہ الدھر.(فارسی)[15]

حدیث

1) ترجمۃ الاربعین: چالیس حدیثوں کی فارسی شرح

2) سیف مسلول: جامع الاصول سے بعض احادیث کا استخراج کر کے کلام فرمایا ہے (عربی)[16]

3) نزع القوس من روضۃ الفردوس: روضۃ الفردوس کی چند احادیث کے متعلق گفتگو ہے۔[17]

4) ترصیع الجواہر: جواہر سینہ سے احادیث قدسیہ کی تلخیص۔(عربی)[18]

5) جواہر الکلام ملقب بانہار الانوار: کافی کی اصول دین سے متعلق احادیث کی لطیف شرح ہے۔(عربی)

6) التقاط اللئالی من الامالی: امالی صدوق کی منتخب احادیث (عربی)

7) روح الایمان۔ اصول دین کے متعلق چالیس حدیثوں کی شرح۔(عربی)

علم کلام

1) **روائح القرآن فی فضائل امنا الرحمن**۔(عربی): حضرت علی بن ابی طالب و ذریت ائمہ طاہرین کے مناقب اور دشمنان اہل بیت کے مطاعن کے بیان میں ایک عظیم الشان کتاب ہے۔ ایک سو اکتیس آیتیں اہل سنت کی معتبر روایات و تفاسیر کی کتب سے بیان کی ہیں۔ علامہ حلی کی کشف الحق و نہج الصدق میں مذکور آیات پر فضل بن روزبھان کے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ کتاب کے مقدمے میں بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اھدنا الصراط المستقیم کی نفیس تفسیر اور کتاب کے آخر میں علامہ حلی کی کتاب اور اس کتاب میں موجود 9 فرق بیان کئے ہیں۔ 1257ھ میں 110 آیتوں پر ختم کر دی پھر اس میں باقی آیات کا اضافہ کیا۔ 1271ھ میں مکمل ہوئی اور 1277ھ میں چھپی اور 1278ھ میں اس کی طبع ختم ہو گئی۔ اس کتاب کا نام روح القرآن رکھا گیا بعد میں روائح القرآن رکھا گیا۔ نجف اشرف میں حجت الاسلام آقای شیخ مرتضی انصاری شوستری نے اس کتاب کے بارے میں کہا یہ کتاب ہمارے لئے فخر کا باعث ہے۔ خداوند عالم اس کتاب کے فیوض کو ہمیشہ تا قیام قیامت بسیط بر قرار رکھے جو مذہب حق کا قلعہ مستحکم اور خزانہ ہے۔

2) شعلہ جوالہ: احراق مصاحف کے متعلق نادر لطیف کتاب (عربی)

3) آتش پارہ: ترجمہ شعلہ جوالہ بزبان فارسی۔

maablib.org

4) بغیۃ الطالب فی اسلام ابی طالب (عربی): حضرت ابوطالب کا مسلم وناجی ہونا ثابت کیا ہے۔

5) جواہر عبقریہ: تحفہ اثناعشریہ کے باب غیبت امام عصر کا لاجواب جواب ہے۔ (فارسی)

6) جواب منتہی الکلام: یہ مسودات پانچ جلدوں میں مرتب ہیں (فارسی)

7) روح الجنان فی مطاعن عثمان (عربی)

8) دلیل قوی (فارسی)[19]: اپنے استاد مولوی عبد القوی نے بیماری کے دوران خواب میں اصحاب خمسہ کو دیکھا۔ اسکے بعد اپنے استاد کیلئے اسے تصنیف کیا۔ یہ ایران میں بھی چھپ چکی ہے۔

9) مقتل عثمان (عربی)

10) تائید الاسلام: مسیحیون کے سوالات کا جواب (اُردو)

11) مطرفیہ فی الرد علی المتصوفہ (عربی)[20]

12) نصر المومنین ملقب بمقام محمود: رد شبہات یہود مشتمل بر مضامین لطیف و تحقیقات انیق (فارسی)

13) درہ بہیتہ در مبحث تقیہ۔[21]

14) رسالہ رجعت

15) منابر الاسلام: نصائح، مواعظ اور اخلاق پر مشتمل دو جلدیں ہیں۔ (عربی)

16) مواعظ لقمانیہ: اس میں حضرت لقمان کے مواعظ جمع کرکے شرح کی ہے۔

17) رسائل مواعظ: 3 جلد ایک رسالہ مولوی مہدی شاہ صاحب، دوسرا رسالہ مولوی سید اصغر حسین پاروی اور تیسرا رسالہ مولوی سید رفیق علی کیلئے تالیف کیا۔

18) موعظہ حسنہ۔

19) مجالس المواعظ 5 جلد (اردو)

20) رسالہ بردسرہ ابواب الجنان[22]

فقہ واصول

1) شریعت غرّا: یہ کتاب فقہ استدلالی کے مطالب عالیہ کو بالتزام سجع دقاقبہ قالب فصاحت میں ڈھالا ہے۔ بحث اموات تک ہے۔ موت کی وجہ سے نامکمل رہی۔ (زبان عربی)

maablib.org

2) رشحۃ الافکار فی تحدید الاکرار: یہ رسالہ وجیزہ لائق (سید حسین علیین) کے مبحث کُر کی شرح ہے۔ (عربی)

3) اساور عسجدیہ علی مبحث الفوریہ: زمانہ تحصیل علم میں معالم الاصول کی بحث فوریت پر بطور حاشیہ لکھا۔ (عربی)

4) استحضار۔

5) نور الابصار فی مسائل الاصول والاخبار۔ (عربی)[23]

6) کتاب القضا[24]: منصب افتا کے زمانہ میں یہ کتاب احکام قضا کے متعلق لکھی تھی۔ (عربی)

7) نبراس فی حجیۃ القیاس (عربی)[25]

8) جلجلۃ السحاب فی حجیۃ ظواہر الکتاب:[26] جناب سید العلماء نے اس کی بیحد مدح تقریظ میں لکھی ہے۔ (1263ھ)

9) فوح العبیر فی الاحباط والتکفیر۔[27]

10) صفحۃ الماس فی الارتماس[28]: غسل ارتماسی کے آنی الحصول یا تدریجی الاصول ہونے کی تحقیق۔

11) سماء مدرار فی الاصول والاخبار۔ ناتمام رہ گئی (عربی)

12) روض اریض فی منجزات المریض۔ (عربی)[29]

13) معراج المومنین۔ در طہارت وصلواۃ (فارسی)[30]

14) بناء الاسلام فی احکام الصیام (فارسی)

15) تحفہ حسینیہ فی حل عبارۃ من الصومیہ (عربی)

16) طریق جعفری۔ مسائل کا جواب (اُردو)

17) صلواۃ النار (فارسی)

18) لسان الصباح۔ تحقیق وقت صبح۔ (عربی)[31]

19) اقبال خسروی در بیان طہارت وصلوۃ (بزبان اُردو)[32]

20) حواشی درہ منظومہ (عربی)

21) تعلیقہ انیقہ: حواشی شرح لمعہ بر مباحث مشکلہ (عربی)[33]

22) استقبال: حاج سید باقر رشتی کے رسالے تحفۃ الابرار کی بحث قبلہ پر بسیط حاشیہ ہے (فارسی)[34]

maablib.org

منطق وفلسفه وهیئت وهندسه

1) تعلیقہ حسناء حواشی ملا حسن بر شرح سُلّم
2) حواشی شرح سلم ملا حمد اللہ
3) حواشی تحریر اقلیدس
4) جواب انتقاض انعکاس خاصتین۔
5) ترجمہ صدرا شرح ہدایت الحکمۃ تا فلکیات۔
6) حواشی ملا جلال
7) رسالہ در جواب شبہ ابن کیمونہ[35].

صرف ونحو، معانی وبیان وعروض، ادب اور طب میں تقریبا 60 تالیفات اور متفرقات میں 14 تالیفات لکھیں۔[36] ان میں سے کئی کتب اپنی نظیر آپ کی مصداق ہیں۔

مزید مطالعه

اس مقالے کو مرزا محمد ہادی کی کتاب تجلیات تاریخ عباس سے اخذ کیا گیا ہے۔

حواله جات

1) مرزا محمد ہادی، تجلیات تاریخ عباس، خلاصہ از باب چہارم۔
2) مرزا محمد ہادی، تجلیات تاریخ عباس، ج1 ص8۔
3) مرزا محمد ہادی، تجلیات تاریخ عباس، ج2 ص8۔
4) مرزا محمد ہادی، تجلیات تاریخ عباس، ج2 ص12۔
5) ایضا: ج2 ص16 تا 31۔
6) مرزا محمد ہادی، تجلیات تاریخ عباس، 29/2۔
7) مرزا محمد ہادی، تجلیات تاریخ عباس، 26/2۔

maablib.org

8) پھر دردِ زہ انہیں ایک کھجور کے تنے کی طرف لے آیا، وہ (پریشانی کے عالم میں) کہنے لگیں: اے کاش! میں پہلے سے مر گئی ہوتی اور بالکل بھولی بسری ہو چکی ہوتی، (23) پھر ان کے نیچے کی جانب سے (جبرائیل نے یا خود عیسٰی علیہ السلام نے) انہیں آواز دی کہ تو رنجیدہ نہ ہو۔

9) مرزا محمد ہادی، تجلیات تاریخ عباس، 31/2۔

10) سید مہدی بن نجف، ورثۃ الانبیا 418 طبع مؤسسہ کتاب شناسی شیعہ قم۔

11) مرزا محمد ہادی عزیز لکھنوی، تجلیات تاریخ عباس، تلخیص 9 تا 24، نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنو (انڈیا)۔

12) مرزا محمد ہادی عزیز لکھنوی، تجلیات تاریخ عباس، تلخیص 9 تا 24، نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنو (انڈیا)۔

13) مرزا محمد ہادی، تجلیات تاریخ عباس، ص 29۔

14) مرزا محمد ہادی، تجلیات تاریخ عباس، ج 2 ص 271۔

15) آقا بزرگ تہرانی، الذریعہ، 315/4، ناشر: دار الأضواء - بیروت - لبنان۔

16) محسن امین عاملی، اعیان الشیعہ، 27/412/7۔

17) بزرگ تہرانی، الذریعہ، 38/24۔

18) محسن امین عاملی، اعیان الشیعہ، 56/412/7۔

19) محسن امین عاملی، اعیان الشیعہ، 412/7۔

20) محسن امین عاملی، اعیان الشیعہ، 412/7۔

21) سید اعجاز حسین، کشف الحجب والاستار 1076/210۔

22) مرزا محمد ہادی، تجلیات تاریخ عباس، ج 2 ص 224 تا 232 دیکھیں۔

23) سید اعجاز حسین، کشف الحجب و الاستار 3336/591 میں یہ نور الانوار کے نام سے ہے؛ محسن امین عاملی، اعیان الشیعہ، 59/412/7۔

24) بزرگ تہرانی، الذریعہ، 123/16۔

25) بزرگ تہرانی، الذریعہ، 38/24۔

maablib.org

26) محسن امین عاملی، اعیان الشیعہ، 412/7۔

27) بزرگ تہرانی، الذریعہ، 123/16۔

28) بزرگ تہرانی، الذریعہ، 308/47/15۔

29) بزرگ تہرانی، الذریعہ، 1684/273/11۔

30) بزرگ تہرانی، الذریعہ، 4783/234/21۔

31) بزرگ تہرانی، الذریعہ، 219/305/18، مؤلف نے اسے شرح کلام بہائی میں نقل کیا ہے۔

32) محسن امین عاملی، اعیان الشیعہ، 413/7۔

33) محسن امین عاملی، اعیان الشیعہ، 413/7۔

34) مرزا محمد ہادی، تجلیات تاریخ عباس، ج2 ص232 تا234 دیکھیں۔

35) مرزا محمد ہادی، تجلیات تاریخ عباس، ج2 ص235 دیکھیں۔

36) مرزا محمد ہادی، تجلیات تاریخ عباس، ج2 ص234 تا240 دیکھیں۔

کتابیات

1) آقا بزرگ تہرانی، الذریعہ الی تصانیف الشیعہ، دار الأضواء، لبنان (سافٹ ویر اہل البیت)

2) محسن امین عاملی، اعیان الشیعہ، ناشر: دار التعارف للمطبوعات بیروت، لبنان۔ (سافٹ ویر اہل البیت)

3) مرزا محمد ہادی عزیز لکھنوی، تجلیات تاریخ عباس، نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنو (انڈیا)

4) سید اعجاز حسین، کشف الحجب والاستار، مکتبہ آیت اللہ العظمی مرعشي نجفي قم۔ (سافٹ ویر اہل البیت)

5) سید مہدی بن نجف، ورثۃ الانبیا، طبع موسسہ کتاب شناسی شیعہ قم۔

maablib.org